Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 44

صندل تن پاک پر لگائے — چوکا سر خاک پر لگائے
مورت جو بنی ہوئی ہو ورکے — دھارا کری اوسپہ آب ترکے
ہا الغرض بشر جو زر بنائے — چاندی کی وہ پر تمان بنائے
اس ازرہ اعتقاد دل ہو — وہ بھی نہ ملی تو مثل گل ہو
روشن کری دھوپ دیپ — جسطرح سی ہی طریقہ بید
چھوڑی وہ برنج و صندل — پوجا کری انکی منتر پڑھکر
پھر پھول کی پھول ہاتھ جوڑے — ہر شی بصد انکسار چھوڑے
پھر عرض کری یہ بندہ کرتا — پوجا یہ مری قبول ہو نا تہ
بخشو مجھے لطف زندگانی — حاصل ہون مطالب نہانی
فارغ جو وہ ہو تو خود غذا کھائے — مرغوب و لطیف و خوشنما کھائے
مقدور جو ہو تو سیم و زر دے — آسودہ برہمنون کو کردی
بولی سر یکر شن جی یہ کہکر — سن لیجئے راجہ جد شٹر
اس بت پہ مستقل اگر ہو — فرماندہ ملک بحر و بر ہو
پانچون بھائی وہ ہو کی دو شاہ — پوجا لگی کرنی حسب ارشاد
حاصل ہوا اونکو تخت شاہی — محکوم تھی ماہ و مرغ و ماہی
پھر تھی وہی سلطنت وہی بات — عشرت وہی دن وہی رات
گنپت کی کتھا سنی جو کوئی — ہو رہرو جادۂ نکوئی
پڑھکر اسی اعتقاد لائے — یا مجمع عام کو سنائے
حاصل ہو بہار نوجوانی — سرسبز ہو نخل زندگانی
پھولی پھلی اس کتھا کی پھل سی — پھل پائی وہ گلشن امل سی
بی زور کو زور زن کو اولاد — کاشانۂ زندگی ہو آباد
گنپت کی کتھا اگر پڑھی روز — ہو علم و ہنر سی بہرہ اندوز
عقبی مین ہو عیش خلق مرتبہ — پڑھنی سی ہو ایک نتیجہ دو کام
گو عقدہ کشائی جہان ہے — لیکن یہ دعای مدح خواہی ہے
ہو ذکر گنیش جے زبان پر — لب پر ہی مدحت ہری ہر
بیہودہ سخن نہ وای نکلی — جب نکلے نشوای نکلے

باعث تالیف و خاتمہ گنیش پران

جب چپ کیا شیو پران ابھو — مطبوع ہوئی زبان اردو

فرمایش دوستان ہوئی اور — مین تابع حکم تھا بہر طور
منظوم کیا جو یہ یم ساگر — رغبت ہوئی جانکی بھی پر
نسخے کیے جب یہ مین نے تحریر — مطبع مین چھپے وہ با تصاویر
اک دوست نی پھر کیا اشارہ — کیون بحر سخن سی ہی گنہ
منظوم گنیش کی کتھا کر — حاصل ابھی نقد دعا کر
کی اوسنی جو یہ ہدایت نیک — پوتھی مری ہاتھ آگئی ایک
بھاشا تھی وہ خط ناگری مین — نظم اوسکو کیا سراسری مین

گنیش چرتر منظومہ منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی پورنچند ابن جانسکھ متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد بقلم احقر سبھر چند شاگرد موجد شد

قطعۂ تاریخ طبع زاد مترجم

جسنی دیکھا کہا اسی نی انور — کیا خوش اسلوب ہی گنیش پورانا
سال تاریخ فرحت از عجز شر — کہدو یہ خوب ہی گنیش پورانا

قطعۂ تاریخ تصنیف منشی اجودھیا پرساد صاحب

یہ کتھا ہی نجات بخش ہنود — مشکل سخت جس سی ہو آسان
ہی محب کہدو ار سر دانش — منظہر دین ہو گنیش پورانا

سپاس بزدان گنیش پران منظوم گزیند و سخنائے
تمام شد
روشن ہم نجوم من تصنیف خندان شاعر بیمثال منشی شنکر دیال
فیضیاب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور بقالب طبع آمد سخن سنا سال جہاں مطبوع

غافل جو گنیش جی کو پایا
موقع سر دست ہاتھ آیا
شبھونی وہین جدا کیا سر
تن قلزم خون مین ہو گیا

نارد نی اودھر پہونچکی فی الحال
گوری سی کہا مفصل احوال
گریان ہوئین وہ مجسم نور
تہین الفت مادری سی مجبور

غصہ تہا مزاج مین جو پیدا
شکتین ہوئین جسم سی ہویدا
فرمایا ظہور حشر کردو
دامان زمین کو خونسی بھردو

شکتین ہوئین چارسو روانہ
برہم ہوا دفتر زمانہ
خونریزی کا پہر تو یہ جا رنگ
جو سامنی آگیا وہ چورنگ

مارا جسی ہل سکا نہ جاسی
خنجر تہی وہ خون دل کی پیاسی
رشب جی نی یہ حال زار دیکھا
آئینۂ انتشار دیکھا

فرمایا وہ مصلحت کرو جلد
ہو غصۂ بہگوتی فرو جلد
نارد گئی آگی بڑہکی سب سے
کی عرض طریقۂ ادب سے

الطاف ہو رحم ہو کرم ہو
مخلوق کو امن جان بہم ہو
جو کچہ کہ ہوا معاف کیجے
آئینۂ دل کو صاف کیجے

گوری نی کہا بدیدۂ تر
پہر زندہ ہون گنپت دلاور
سر حلقۂ جملہ دیوتا ہون
سب سامنی آنکی جبہا ہون

نارد نی کہا جو شب سی اگر
ہونے لگی جستجو پے سر
گو سر کو قدم بنا کی بہٹکے
پایا نہ وہ سر ہزار پٹکے

فرمایا شمال مین سحر کو
پہلی لے اوسکے لاؤ سر کو
گن پہونچی اودہر بیاہ تہیل
لائی تراش کر سر فیل

شبھونی ملا کی سر سی تن کو
زندہ کیا سر و رزمن کو
برہما سری شبھو لچہمن ناتہ
گنپت کو محل مین لیگئی ساتہ

گنپت ہوئی جبہ سا گوری
آنکہون سی لگائی پای گوری
مادر نی بہی جہٹ اوٹہا سر کو
چہاتی سی لگا لیا پسر کو

گوری ہوئین دیکہکر جو خوشنود
شکتین ہوئین ایکدم مین نابود
گو جیت و گنپت و بہوانی
گہر آئی بعیش و کامرانی

بیاہا جانا سری گنیش جی کا

ہو شکل گنیش لوح دل پر
نقشہ کہیے چشم دل کی تل پر

شیو شکت تہی دونو اہل اعجاز
باہم در گفتگو کیا باز
ہین گنپت و شوام کا تنک تنک
ذی عقل زیادہ ایک سی ایک

بہتر ہی ہر یک کا بیاہ ہو جائے
الفت بڑہے رسم و راہ ہو جائے
دونون سی کہا بصد ترحم
باہم کرو دورۂ زمین تم

اول جو پہرے وہ کتخدا ہو
ہم عقد عروس مدعا ہو
فرزند کلان جو تہی خردمند
رخصت ہوئی سنکی شاد و خرسند

گنپت پہری تین بار فی الفور
گرد تن بشتو ناتہ وشی گور
کی عرض کہ ہو نگاہ بخشش
وعدہ ہو وفا براہ بخشش

خورشید و سپہر و انجم و ماہ
سب آپ مین جلوہ گر ہین بخواہ
تیرتہ ہین تمام دست بستہ
ہی مجمع عام دست بستہ

کیا شی ہی جو آپ مین نہین ہے
بیفائدہ دورۂ زمین ہے
راضی ہوئین گور خوش ہوئے
بیاہا اونہین سدہ بدہ کے ساتہ

بیان مہاتم گنیش چوتہ کا

ہر دم ہو خیال روے گنپت
ہوا خواہش دار روے گنپت

شی کرشن مجسم کرامات
فرماتی ہین از رہ عنایات
گنپت کا جو آدمی کری دہیان
حاصل ہون اوسے طرح کی سامان

برت اونکا کری جو تا بہ کیسال
ہو دولت و زر سی فارغ البال
بارہ ہین جو سال کی بدی چوتہ
بہتر پی برت ہین وہی چوتہ

ساون کی مہینی سی ہو آغاز
انجام مین عیش کی ملین ساز
اوٹہکر کرین واتون سحرگاہ
دریا پہ نہائے یا لب چاہ

گنپت کا بذوق دل کری ذکر
ہو محو ثنا وہ صاحب فکر
جب چاند ہو شب کو آشکارا
اشنان وہ پہر کرے دوبارا

بانون کی صدا سی مچگئی بم — گرمی سی تھا سبکے ہونٹہ پہ دم
تھی زخم نہ زہیسون کی تیغ — زندی تھی وہ قلعۂ بدن مین
مردی کا رہا نہ جوش انکو — ہتیار تھے بار دوش انکو
تلوارین تھین انکی چمکا بجا — ڈہالین وہ ڈہال ہوکی دین ڈال
گوشون مین بجائین چپکی جائین — سب سہم کی پہیکدین کمانین
تقدیر جو مثل دل بہری تھی — ہر بات مین انکی کر کری تھی
گر جانی اودہر سنا جو یہ رنگ — دو شکتین روانہ کین بی جنگ
منہ کھولی ہوئی بصد ستم وہ — پہونچین لی خنجر و دم وہ
اندیشہ ہر اک کو خود بخود تھا — اک عالم یک نشد و شد تھا
سر کو کف پا سی ملتی تھی ایک — سر تا بقدم نکلتی تھی ایک
خورشید نے ایسا خوف کہایا — دامان فلک مین منہ چہپایا
تہرائی زمین و کوہ کانپے — پاتال کی ذیشکوہ کانپے

لڑنا سری مہادیوجی کا گنیش جیسی اور آنا دو شکتون کا

لشکر ہوئی الغرض پریشان — آپہونچی مدد کو بشن بہگوان
ظاہر ہوئے قدرت عجائب — شکتین ہوئین رنگہ سی تیار
گنپت ہوئی آگی پہر صف آرا — جوہر کیے اپنے آشکارا
تہرایا برنگ بید گردون — موّاج تہارن مین قلزم خون
موقع نسبہہ کے ہنگے بشن — میدان سی خود پلٹ گئی بشن
شمبہو تہے جو مالک زمانہ — خود آئے غضب سی چابکا
تہی باڑہ پہ تیغ خواہش دل — مانند سپر ہوئے مقابل
گنپت نی کیے جو وار پہ وار — ترسول گرا زمین پہ یکبار
پیر گردون کی ہوش گم تہی — کیا پائے ثبات لاجم تہے
یہ ہم تہا اودہر مزاج عالا — شمبہو نی اودہر دسنک سہالا
دیکہا جو فساد شد و مد کو — خود بشن بہی آگئی مدد کو
اقبال جو تہا رفیق و یار — گنپت ہوئی اوپہ حملہ آور

دروازہ پہ چھوڑ کر نگہبان
گوری گئیں اوٹھکی بہر شان
شمبھو کو اودھر جو آگیا ہوش
اوٹھی پی جستجو بصد جوش

پہونچے سر کوہ پر قضارا
در پر ہوئے آکے جلوہ آرا
بول اوٹھی گنیش جی کہ بس
گر جا کا یہ ہی مکان اقدس

آگی نہ قدم بڑھائیے آپ
بہتر ہی یہ ہے کہ جائیے آپ
شب جی نی کہا کہ میں تو
واقف نہیں ہیر نام سی تو

بولی سری گنپت نکو ذات
دروازہ سی ہٹکی کیجیے بات
زنہار نجانی پائے زندہ
پر ماری جو قصر پر پرندہ

ہر دم ہی ممانعت پی غیر
برپا نہو شر ایسین سے خیر
دربان نی جو اسطرح کیا جوش
بیٹھی تہ نخل ہو کی خاموش

ہمراہی شمبھو مین جو گن تھی
جرار و دلیر وصف شکن تھی
سمجھانی لگے کہ ای نگہبان
کہوتا ہے عبث یہ گوہر جان

شمبھو یہی مالک جہان ہین
سردار زمین و آسمان ہین
گر جانتے انہین کا نام ہی عام
کر بات ذرا سمجھکے انجام

باتین یہ سنین تو آگیا جوش
اوٹھی وہ سہل کی صدا ہوش
گن آئی پلٹ کی شمبھو پاس
کی عرض کہ ہی مقام وسواس

آمادۂ عرصۂ جدل ہے
تیور ہی غضب جبین پہ بل ہے
بولے سمجھاؤ جاکے اول
ابھی تو نکالو زلف سان بل

گن آکی ہوئے یہ گرم گفتار
ہٹ جاؤ جو زندگی ہی درکار
رحم آتا ہی ہمکو دیکھکر سن
ہین عین شباب کی یہی من

کچھ روزون تو پاکی نوجوانی
چکھہ میوۂ نخل زندگانی
غصہ اونہین آگیا سر دست
دم بھر مین گنون کو کر دیا پست

حملہ کیا جسپہ جا بکا نہ
خم ہوکے گرا وہ چار شانہ
پامردون کی دست پاکی شکر
سیدھا کیا اونکو تھا جنہین بل

طرفین سی وار چل رہی ہے
فوارۂ خون اوبل رہی ہے
زخمون پہ جو زخم تازہ کھائی
بمجبور وہ شب کی پاس آئی

نارد گئی سرگ پر بصد جاہ
فوراً کیا دیوتون کو آگاہ
خود جنگ کا دیوتونکو تھا ہیر
لشکر چلی دانسی خیل در خیل

سنکاد و برنج بشن بھگوان
نارد سری اندر صاحب شان
ہر ایک شکوہ سی لیے فوج
پہونچا سوی کوہ صورت موج

بیتال و پشاچ و بھوت آئی
شمبھو کی قدم پہ سر جھکائی
حاضر ہوئی راجہیس قوی تن
جرار و دلیر و ضیغم افگن

تماشوق کہ چلکی دیکھی رنگ
دربان ہو قوی تو کیجی جنگ
ہتیار بدن پہ سج کی پہونچی
بادل کی طرح گرجکی پہونچی

تعداد لکھون تو عقل ہی عام
تھا کوہ پہ ایک مجمع عام
برہما سی کہا یہ شب نی فی الفور
ناحق یہ فساد کا بندھا طور

غصہ مرا قہر ہی غضب ہے
محشر ہو پا تو کیا عجب ہے
کچھ دور نہین زمین جو پہنچے
یا تختۂ آسمان پلٹ جائے

سمجھائی اوسکو راستی سے
کیون تنگ ہی اپنی زندگی سے
یہ سنکے بچشم و سر گئے وہ
دروازۂ قصر پر گئے وہ

بولی کہ جو درپے جدل ہی
شاید تجھی خواہش اجل ہی
خیر اب بھی براہ آشنائے
کر شب کی قدم پہ جبہ سائے

موجود ہین ہم پی سفارش
بخشائین خطا کرین گذارش
گنپت نی سنی نہ جب کوئی بات
پھر آئی وہ صاحب کرامات

کی عرض یہ سرور زمن سے
لیتا ہی وہ بل کی بانکپن سے
نازل ہوا حکم شب کہ سنبھلیے
آمادۂ جنگ و پر غضب جائیے

لشکر گئی سنکی حکم عالے
گنپت نی بھی آستین چڑھائے
بجلی سی کڑک کی آئی تلوار
اک شور تھا عرصۂ جدل میں

کرتی تھی لپک کی وار پر وار
تیرون کی تھی چار سو بوچھار
تھی لالہ رخون کو جی کی لالے
پھرتی تھی اجل زبان نکالے

تھرا با فلک پہ ہر ستارا
تیغ بھی الامان پکارا
مغلوب جو فوج رکھش تھی
گرمی سی صدای آتش تھی

کو لیکی بڑھی وہ ہاتھ پر جان
پہ زلف سی ہو گئی پریشان
آتش سی مقام الامان تھا
غبار چرخ تک دھواں تھا

شبھو نی پہونچ کی وان گیا سر
بیشک یہ ہوا گناہ مجھسے
فرمائیے اوسکے کیا خطا ہی
سُنی سے بہم ہو کامرانی
ظاہر جو ہوا یہ مطلب دل
شب جی تھی جو صاحب کرامات
یان بچہ طائر سبک پر
بر ماسی دعا یہ کی بصد عشر
جان ازرہ التفات بخشو
کہنے لگی سری بشن جی نی ماتا
وہ گوہر قلزم سعادت
گوری سی بیان کیا غضب سے
در گذری ہم ایسی طرز و خو سے
دانائی پہ اپنے غور کیجے
گوری نی سنا تو رہ گئین سن
آئین ادب سی کر نمشکارہ
پاس انکی گئین بپاس الفت
گوری نی کہا وہ حال ماضی
سنے کو تو آپ کا یہ گھر ہی
پہر بہر کو ہمارا جا کر

اس گھر سی نکالدو مرا چور
مجرم کو ملے پناہ مجھسے
بخشو جو لائق عطا ہے
محکم ہو بنائے زندگانی
کہنی لگے حاضرین محفل
سوچے تو حقیقۃ یہ تھی بات
پنہان تھا میان بطن مادر
اس بار گران سی ہون سبکدوش
بولی مجھے ایک بیش و بس ہے
وہ مایۂ نور بار آیا
اوتر کو گئے پے عبادت
گل کہل گئی آپکی سبب سے
پہل پا چکی نخل گفتگو سے
مسکن ابھی اپنا اور کیجے
تشویش نی ماری دلپہ ناخن
مسکن سی چلین وہ با دل زار
تانکلی جگر سے خار کلفت
وہ نیت تپ وہ اعتراضی
کیجے وہ جو مرضی پدر ہے
رہنے لگین اک مکان بنا کر

قدمونپہ گری وہ زوجۂ بیمار
منہہ مین مری دفعتہ سیاہی
بولی مجھے منتر بر زبان ہے
مجرم نی غضب کیا صد افسوس
وہ منتر کو سن چکا اگر ہے
خاموش وہ مالک زمانہ
گذری جو یونہین دوازدہ سال
ششدر ہوئی دیوتا سب کبار
بولی مجھے ایک بیش و بس ہے
سرمایۂ علم و حلم بی ریو
کیلاس تپی جو پہونچی کیلاس
ہوتا نہ اگر مین گرم گفتار
اوس منتر سی ہاتہ دھو بیٹھو
بہتر ہے عفو جرم ہی جاپ
کہانی لگین بحر غم مین غوطے
فرزند تھی اونکی شہرۂ عام
فرزند نے اونکو لا بٹھایا
بولی وہ کہ تپ سے ہی کرامات
گوری ہوئین جان و دلسی راضی
وان بارہ ہزار سال یکلخت

کی عرض کہ چوری مری یار
اب قالب عنصری مین آیا
ہر لحظہ بزنگ حرز جان ہے
خلوت مین وہ سن لیا صد افسوس
صدمات اجل سی بیخطر ہی
کیلاس کو آئے چابکانہ
مادر ہوئی غم سی سخت بیحال
اشت لگے کرنے چار ناچار
ماما سی بچون یہی ہوس ہی
مشہور باسم پاک سکھدیو
آئینۂ دل پہ گرد وسواس
سنتا نہ کبھی وہ مرغ ہوشیار
سچ ہی یہ مثل کہ کہو کی سیکھی
چندی تپ عسی تپ کر آب
ہاتھون کی اوڑی ہو بیٹھو
ذیمرتبہ سوام کارتک نام
قدمونپہ ادب سی سر جھکایا
یہ بات جو ہو سکی تو کیا بات
بولین وہ سب نثار ماضی
گوری رہین محو طاعت سخت

پیدا ہونا سری گنیش جی کا اور بیٹھنا در قصر پر گوری کی حکم سی اور جنگ کرنا مہادیو جی سی

گنپت ہو نگاہ سرفرازی
یعنی کہ پس از ہزار سال
بنا تن پاک پر لگایا
بخشا اوسی نقد عز و اکرام
فرمایا کہ تم ہو سب کی سردار

حاصل ہو متاع پاکبازی
گوری ہوئین تپ سے فارغ البال
اوس میل کا آدمی بنایا
خوش ہو کی گنیش جی رکھا نام
بیٹھو در قصر پر خبردار

شی کرشن ہین شہ سی شکر افشان
شاد تھا گو مزاج عالے
پیدا کیا اپنی آب و گل سی
چہرہ سی عیان جلال قدرت
بی حکم کوئی نہ آئی گھر کو

گیسوی سخن سی عنبر افشان
یکروز کے بات ہونیوالی
زندہ کیا اوسکو میل دلسی
تقریر مین تھا کمال قدرت
روکو وہین مرغ تیز پر کو

طوطا کوئی شاخ نخل پر تھا
شمبھو ہوئی یان جو گرم گفتار
طائر وہ بگوش سن رہا تھا
جب منتر وہ شب نے کہہ سنایا

تپون مین نہان وہ سر تھا
بچہ ہوا وان نکل کی پردار
گلہای مراد چن رہا تھا
شی پارتی کو ہوش آیا

بیضہ کو بس اپنی چھوڑ کر جلد
شمبھو ہوئے محو خوش بیانی
یاری پہ جو عقل نوجوان تھی
بولین کہ مین سو گئی قضا

پتان ہوا مرغ تیز پر جلد
کچھ دیر مین سو گئین ہوا نے
گوری کی عوض زبان ہار جی
فرمائیے منتر کو دوبارا

سری مہادیو جی کا بیج منتر سنانا اور گوری جی کا سو جانا اور طوطی کا درخت پر سے سن لینا

شب بولی کہ شائد اور کوئی
بچہ بھی اودھر اوڑا شجر سے
کی اندر کی جا کی جبہہ سائی
زوج انکی جو قصر مین تھے

سنتا تھا براہ فتنہ جوئے
پر ان ہوا اپنی تیز رسی
پردار نی پر زان پائی
سے کی سبب جمائی آئی

جب قصہ مختصر ہوا طول
سر لوک مین ہر طرف پھرا وہ
آخر وہ غریق قلزم یاس
پھرتی سنی دہن مین آگیا وہ

اوٹھی سری شمبھو لیکی سر تول
پای سری بشن پر گرا وہ
پہونچا سوی خانہ سری مہیسر
مانند ہوا سما گیا وہ

تھی تیز و قوی جو ناخنِ دست
پہاڑ اتنِ اہرمن کیا پست
تھی منہ سی عیان جو شعلۂ گرم
سب موم سی سنگدل ہوئے نرم

تشویش مین جملہ دیوتا تھی
سب بہر رفاہ جبہہ سا تھے
تھی فکر کسیطرح ہنسی آئی
غصہ جو گھٹی تو جی مین جی آئی

لیکن یہ کسیکا تھا کہان دل
ہو صورت آئینہ مقابل
آگی بڑھی سبکی بہگت پہلاد
قدمون پہ گری وہ با دل شاد

کہیجا اونہین الفتِ نہانی
فوراً لگی چاٹنے زبان سی
لیکن وہی روپ تھا وہ رنگ
آنکھین وہی پر غضب وہی تنگ

آہیو تھی سری گنیش فی الفور
تا رفع عتاب کا بندہی طور
گو صورت و وضع خوشنما تھی
چوہی سی اک اور ہی ادا تھی

سر فیل کا زینتِ بدن تھا
رفتار کا اک نیا چلن تھا
لیکن وہی چشم خشمگین تھی
ابرو مین شکن جبین پہ چین تھی

سیمرغ کی شکل شیو بنا کر
نرسنگہ کو لے گئے اوٹھا کر
غصہ ہوا رفتہ رفتہ تھوڑا
آکاس سی پہر زمین پہ چھوڑا

بکنٹھ کو آئی بشن بھگوان
یان جسم رہا نکلگئی جان
شب بولے براہ مہربانی
تم بشن کا روپ ہو بھوانی

مین نی وہی قالبِ عضنفر
الفت سی رکھا براہی بستر
اب اور نئے دلیل سنئے
کیفیتِ چرم فیل سنئے

راجس تھا کوئی غرور سی پر
ہاتھی کی لباس مین گیا اُتر
جی سی ہوئی دیوتا جو عاری
چلائے براہِ انکساری

کی آخر کار شکل تبدیل
ہم تم ہوئی دونو صورتِ فیل
راغب ہوئی مثلِ مادہ و نر
پیدا ہوئے گنپت دلاور

میدان مین وہ پھر مصف آرا
اک آن مین راجس کو مارا
کافی ہی وہی دلیل مجھکو
مرغوب ہی چرم فیل مجھکو

گنپت ہوا دہر نگاہ بخشش
بخشش ہو سدا براہ بخشش

بیان بہسم اور منڈمال کا

گوری نی کہا یہ بندہ کر ہا
تم واقفِ علمِ غیب ہو نا
اب بہسم کا مجھسی حال کہئے
کیفیتِ منڈمال کہئے

بولے کہ جو آپکا تنِ پاک
ہوتا ہی جہان مین اگن سی خاک
ملتا ہون مین جوش عشق بہسم
جاری ہی جہان مین بہسم کا سم

قالب ہوئی جسقدر تمہاری
سر لی لیے سر بسر تمہارے
گردن مین وہی یہ جلوہ گر ہی
دل ہین میری جان ہین جگر ہی

مالا ہی یہ مجکو جی سے پیاری
رکھتا ہون براہی یادگاری

بیچ منتر فرمانا مہادیو جی کا گوری سی اور سنا طوطی کا اور ظہور فرمانا سری سکھدیو جی کا

گنپت ہو نگاہِ مہربانی
حاصل ہو نشاط و کامرانی
گوری نی کہا یہ کیا ہین اسرار
ہوتی نہین آپکی جو اوتار

ہر دم ہی یہی خیال مجھکو
کسوجہ سی ہی زوال مجھکو
بولی مجھی بیچ منتر ہے یاد
رہتا ہون اسی سبب سے دلشاد

مجکو نہین مرگ سی خلل ہی
جلتا پر طائرِ اجل ہے
گوری نی کہا کہ ای مہاراج
وہ منتر بتائیے مجھے آج

عالم مین بعیش و کامرانی
حاصل ہو حیاتِ جاودانی
شب بولے یہ از رہِ نکوئی
واقف نہین اوس سی کوئی

بہتر ہے کہ الحذر کرو تم
تفتیش سی درگذر کرو تم
گوری جو مصر ہوئین کہا خیر
تبلائین وہان جہان ہو غیر

اوتر کیطرف ہوئے روانہ
اک دشت مین آئی چاہ کا
صحرا مین نہ آدمی کی تھی بو
اک تیرہ و تار عالم ہو

گو دشت مین مطمئن ہوا دل
لیکن پے احتیاط کا مل
دیکھا نگہہ غضب سے یکبار
حیران ہوئی مرغ دشت و کہسار

بیٹھین تہ نخل تر بہوانی
سنتی لگین مطلب نہانی
صحرا تھا وہ سامعین سے خالی
سنتی نہین بات ہونیوالی

پہلا دپہ آنچ تک نہ آئے
ہولی وہی ہولکا ہی مشہور
عاجز تہا پدر جو شور و شر سے
فرزند یہ سن کے کہہ پکارا

پر صبح کو اوسکی خاک پائی
خاک اوڑنی کا اتبلک ہی دشتو
باندہا اوسی اِک ستون در سے
ہر شے مین وہی ہین جلوہ آرا

حیران ہوئی راجہ سن اختر
بٹیا نہ ہوا یدر سے شاکی
پوچہا سری بشن جی کدہر ہین
آتش مین ہوا مین آب مین ہین

غل کرکے اوڑائی خاک پر
پروانہ تہی اوسکو ہولکا کی
کسجا پہ کہان پہ جلوہ گر ہین
ہر ذرہ و آفتاب مین ہین

شبیہ برآمد ہونا سری نرسنگہ جی کا ستون سی اور مارنا ہرکشب کو

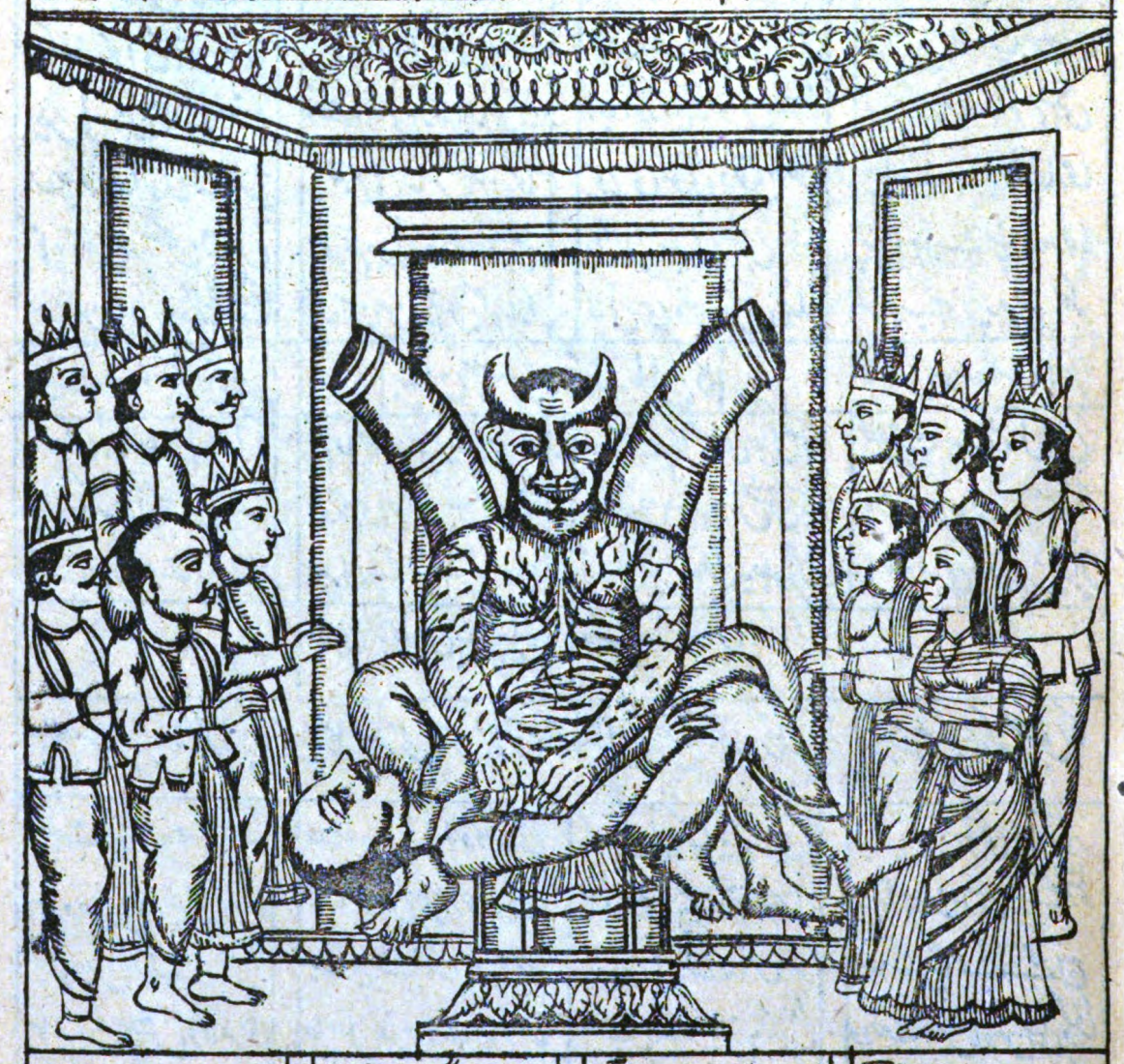

مجہہ مین وہی آپ مین وہی ہین
مارا جو ستون پہ اوسنی خنجر
جسم بالا بصورت شیر
ون تہا نہ سحر نہ شب کا ہنگام

ظاہر ہین کہان نہین سے سر تا بشر
شور ایسا مچا کہ گونج اٹہا گہر
تہا صورت آدمی تن زیر
چہ دش وہ روز آمد شام

گلزار مین برگ مین ثمر مین
شق کرکی ستون سنگ کیا
انداز نیا نیا قرینا
مارا اوسی لاکے آستان پر

موجود ہین اس ستون در مین
نرسنگ جی ہوگئے نمودار
لماس کا تیر وان صینا
اِک غل تہا زمین و آسمان

بیان ناگ کا زبانی سداشیو جی کی

گنپت مری حال پر کرم ہو — سرمایۂ خورسے بہم ہو
رحمت کوئی دیپ شش مہے — مت سی وہ اژدہونکا گہر ہی
وان ناگ سدا بہ خوش ادائی — کرتی تہی ادب سی جبہہ سائی
دیبی کا تمہارا روپ ہی ایک — اسوجہ سی مین نی باول نیک

شمبہو کو زبس ہی جوش الطاف — فرماتی ہین لب سی باول صاف
مندر سری لالتا کا وان تہا — امید برآر بیکسان تہا
طاعت سی جو سر بلند تہی وہ — دیبی کو بہی دلپسند تہی وہ
کالون کو بجاے زیور زر — پہناتن پاک مین سراسر

بیان باگہر و گج کہال یعنی چرم شیر و چرم فیل

ہر دم مجہے ہو خیال گنپت — ہو پیش نظر جمال گنپت
دو خلق مین راجہس تہے کوئی — بنیاد فساد و کینہ جوئی
ہر ناچہہ غرور سے بہرا تہا — ہر ناکشب وہ دوسرا تہا
لہرا آئی جو راجہس بعین کو — پاتال مین لیگیا زمین کو
ہر ناکشب نی کی عبادت — ظاہر کیے جوہر سعادت
بولا وہ کہ دیو سی بشر سی — آتش سی ہوا سی ابر تر سی
شام و شب و روز یا سحرگاہ — محفوظ رہون دوازدہ ماہ
لرزان ہوئی اوس سی انس و جان سب — تہرائی زمین و آسمان سب
برہما سی یہ دیوتون نی کی عرض — تدبیر عدو ہی واجب الفرض
برہما سری بشن اندر سنکار — کیلاس پہ آئی باول شاد
آئین ادب سے لا بٹہالا — کی عرض یہ گہر ہوا اجالا
ٹہہری یہ صلاح آخر کار — نندی کا ہوا اوسکی گہر مین اوتار
نندی تہی شریک گفتگو مین — پیدا ہوئے خانۂ عدو مین
مکتب کو گئے جو بہر تعلیم — پڑہنی لگی جاکی ری الف میم
یہ نقش بر آب زندگی ہے — مانند حباب زندگی ہی
اوستاد نی سنکی جدوکد کی — تنبیہ براہ شد و مد کی
سمجہا کے پدر نے کلمۂ پند — یک گوشۂ قصر مین کیا بند
ششدر تہی عدو ہر آنیہ سب — حیران تہی مثال آئینہ سب
زندہ وہ رہا تو پاسی تا فرق — راجہس ہوئی بحر شرم مین غرق

شب غنچۂ لب سی زر فشان ہو — نیسان کیطرح گہر فشان ہو
دونون تہی وہ بہائی فتنہ پرداز — بہائی اونہین سم ظلم و بیداد
ہر ناچہہ کا پہلی حال سنئی — گلزار سخن سی پہول چنئی
بہگوان نی بنکی شکل بارہ — مارا اوسی جا کی حسب دلخواہ
برہمانی کہا ہو سن بیان کر — اظہار مطالب نہان کر
بیرون و درون قصر ایوان — غالب ہو بشر نہ کوئی حیوان
برہمانی دعا جو کی یہ مقبول — راجہس رہ راستی گیا بہول
تہرائی زمین و آسمان سب — کیا تاب کری جو بشن کا دہیان
یہ سنکی برنج نے کیا دہیان — کیا وخل کہین ہو کر بہگوان
کیلاس پہ آئی بشن بہگوان — درشن دیئی آئی بشن بہگوان
شمبہو نی بیان کیا کہ پیاری — اوٹہا مین براہ انکساری
بولی سری بشن جی نی الفور — تدبیر عدو مین کیجئے غور
کہہ سنکی براہ لطف و اخلاص — رخصت ہوئی سوی مسکن خاص
سرمایۂ فیض و صاحب داد — مشہور جہان باسم پہلاد
اورون سی کہا کرو عبادت — حاصل ہو تمہین درسعادت
بہتر ہے کہ ہر کا نام سیکہو — آرام سے رام رام سیکہو
راجہس سی کہا پسر ہی گمراہ — قطرہ کی ہے بحر شور کو چاہ
پہر قلۂ کوہ سے گرایا — صدمہ تن پاک پر نہ آیا
لہرا کے سمندر پر بلایا — وہ گوہر بے بہا بہایا
ہمشیر عدو تہی ہولکا نام — لی بیٹہی وہ آگ مین سر شام

راضی ہوئی راجہسن جفا کوش
پینی لگی دیوتا بصد ہوش
اِک صورتِ خوشنما بنا کر
بیٹھا صفِ دیوتا مین آکر

ہشیار جو تھا وہ خود فراموش
اوس آبِ بقا کو کر گیا نوش
قرب مہ و مہر آسمان تھا
گلشن مین وہ صورتِ خزان تھا

دونون نی جو بشن پر نظر کی
ابرو کی اشارہ سی خبر کی
تب چکر نی آکی بی تماشا
گردن سی سرِ عدو تراشا

دو قالب و سر جو ہو گئی عام
اِس راہ سی راہ و کیت ہی نام
ہر دم ہی وہی خیال فاسد
اب تک مہ و مہر کی ہین حاسد

شبیہ سمندر کا متھنا اور چودہ رتن کا نکلنا

دیکھا جو یہ راجہسون نی بارے
خاموش سب لب نی گہر سدہارے
فرماتی ہین شب سنو بہوانی
لیلا ہی پران کی پرانی

وہ زہر وہ بہ بخوشنمائے
دونون ہو بھین کے بھائی
بیشک ہو تم اوپر لچھمین ایک
ذی رتبہ و اہل دانش و نیک

اسوجہ سی ہین پسند مجکو
حاصل ہی طرب دو چند مجکو
جب کہہ چکی سرگذشت سارے
گوری نی کہا بانکسارے

یہ اژدہا واقعی غضبناک
کیونکر ہوئی زینتِ تن پاک

بھاگیرتھ نے جو دیکھے افتاد
بیخود ہوئی کرکے شور و فریاد
تب من نی کہا یہ جان بیسے
انگلون تو خلاف ہی ادبسی

دیکھی جو زبسکہ زار و نالے
تب دھار وہ ران سی نکالی
گنگا وہی ہر طرف روان ہین
بخشندۂ عمر جاودان ہین

جو کوئی نہائی جل مین یکبار
بیشک وہ ہو مکت کا سزاوار
نکلین جو وہ ران سی ہین عام
مشہور جہان ہین جانہوی نام

گوری نی کہا یہ دست بستہ
اے مرہم زخم دلشکستہ
کیون زہر گلو مین جلوہ گر ہے
ماتھے پہ تجلئے قمر ہے

برآمد ہونا زہر اور ماہتاب کا سمندر سے اور قبول فرمانا سری مہادیو جی کا

گپت ہوا دہر ہی چشم الطاف
آئینۂ دل سدا رہی صاف
شمبھو کو ہے جوشش ترحم
گوری سی ہین بر سر تکلم

سب راچس و دیوتا مین یکدم
ٹھہری یہ صلاح فرحت اندوز
قلزم متہین ہو کی سب فراہم
لین مال برآمدہ کو باہم

برصا نے براہ نکتہ دانی
کی کوہ سمیر کی متھانی
بھگوان نی رکھ کی کچھ آوتار
اوس کوہ کو پشت پر کیا بار

پر بھر سن جو بی بسی تھی
رسی سری سیس ناگ کی تھی
دم لشکر دیوتا نے پائے
آفت سر راچسان پہ آئی

تا روئی جو اونکی عقل کی گم
پکڑا سر سیس چھوڑ کر دم
لیکن دم آتشین سی یکبار
کالی ہوئی راچس سیہ کار

متھنے لگے بحر کو سراسر
تقسیم پہ بشن تھے مقرر
جل سی ہوئی سیس جی نمودار
تقسیم تھی اونکی محض بیکار

ظاہر ہوا توسن سبک گام
سورج کو ملا بعز و اکرام
ایراپت و کامدہین خوش رنگ
رمبھا وہ کہ جس سی عقل دنگ ہو

چنتامن و کلپ برچھ تھا
پانچون ہوئی اندر کے سر پر
نکلا جو دھنک طویل و خوش رنگ
شمبھو کو دیا براہ فرہنگ

دھنونتر جو بیدرن سنگھ
دانندۂ ہر علاج سنگھ
تقسیم ضرور تھی نہ خیہ ن
ٹھہری وہ طبیب دردمندان

اوٹھا نہ فساد گل نہ پھوٹی
سچ پوچھیے گر تو سستے چھوٹی
پھر بارد نہم عیان ہوا زہر
روشن ہوئی جس سی آتش قہر

تھرائی زمین و چرخ و تارہ
عالم ہوا جس سی تیرہ و تار
مخلوق پہ آئی شام شامت
ثابت ہوا جلوۂ قیامت

آتش سی ہر ایک نیمجان تھا
گرمی سی مقام الامان تھا
شمبھو نی براہ دانش و ہوش
وہ ساغر زہر کر لیا نوش

سینہ مین تھی بشن جی کی مورت
بی گرد و غبار و بی کدورت
قطرہ بھی نہ حلق سی اتارا
مورت کو ضرر نہو قضارا

نیلی ہوئی حلق جب پیا جام
اسوجہ سی نیلکنٹھ ہے نام
متھنی لگی ملکی پھر سب یکبار
جل سی ہوا اندر مان نمودار

قائم تھی طریق داد و دہش
روشن کیا شمبھو کی جبیں پر
لیکر گل تر کا خوشنما ہار
جل سی ہوئین لچھمین نمودار

گردون مین نہا کی حسب آئین
خود سینۂ بشن مین سمائین
نکلا جو سبو چھ مے ناب
راچس ہوئی دلمین بیتاب

پی پی کی شراب چھک گئی وہ
مستی کی سبب بہک گئی وہ
نکلا جو امرت چودہوین بار
کرنی لگی دیوتون سی تکرار

تب بشن نی موہنی دکھا روپ
تنویر سی جسکی کھل گئی دھوپ
راچس ہوئی محو حسن سارے
سب نقد حواس و ہوش ہارے

دلی کہ جو یہ کہے تکو ذات
منظور ہی چشم و سر وہ بات
جھگڑا یہ حسین مٹائے سارا
فیصل ہو مقدمہ ہمارا

دس اہل ادانی حسب آئین
دونون کی الگ صفین بجا
اندازہ پھر سبو اوٹھا کر
غمزہ سے کہا یہ مسکرا کر

ہی گرد و غبار سی بہ اطراف
بہتر ہی جو دیوتون مین صرف
لیکن طرف مین جو ہو صاف
راچس وہ پین براہ انصاف

پھر پھول کی اک شگونہ چھوڑا — لائی تھی پھر اسکے گھوڑا
گوہر سمند دوغ پایا — پر چور ملا سراغ پایا
بند آنکھین کیے وہ من ہی خانہ — چونک اوٹھی یکایک آگیا ہوش
کھولی جو وہ دیدۂ غضبناک — جل بھن کی پسر وہ ہو گئے خاک
یہان فکر تھی راجۂ سگر کو — تدسی پسر نہ آئے گھر کو
آہنجس ایک تھا پسر اور — انصاف پسند و نافر چور
فرزند تھا آسمان اوس سے — خوشنود تھا اک جہان اوس سے
نکلا وہ پئے تلاش گھر سی — واقف ہوا لذت سفر سی
تھی فکر کہ کیا کرون کدھر جاؤن — کس شکل سی پھر پلٹ کی گھر جاؤن
تقدیر نی اوسکی یاوری کی — رستی مین گڑی نی رہبری کی
کاشانۂ کپل من مین آئی — آئین ادب سی سر جھکائے
کی عرض جو آپکا کرم ہو — حاصل انھین گلشن ارم ہو
ہین آپ زبسکہ اہل ادراک — کر دیجئی انکو خاک سی پاک
بولی کہ جو آسکین سے سر گنگ — بخشائیش جرم کم جمی رنگ
آیا وہ غرض پلٹ کی گھر کو — واقف کیا راجۂ سگر کو
رہ کر یونین چند روز غمناک — کی شہ نی قبای زندگی چاک
ازبسکہ وہ شہ تھا نیک نیت — کی یون دم واپسین وصیت
اس نسل مین ہو جو زیب اورنگ — تدبیر کرے پی سری گنگ
شہزادۂ انسان ذیجاہ — مشہور جہان ہوا شہنشاہ
منظور جو تھی ریاضت سخت — سلطان دلیپ کو دیا تخت
تپ کرنی لگا وہ صاحب ہوش — کی دشت مین بادۂ اجل نوش
یان رہ کی دلیپ نے بصد اوج — خوشنود رکھی رعیت و فوج
بھاگیرتہ کو وہ راج بخشا — یکلخت وہ تخت و تاج بخشا
بہر در قلزم سعادت — اک دشت مین جا کی کی عبادت
تھا تن پہ جو بار ناتوانی — کی قطع قبائے زندگانی
بھاگیرتہ تھے وہ صاحب درد — ذیرتبہ و عاقل و جوانمرد
کچھ روز براہ مہربانی — کی عدل و سخا سی حکمرانی
سلطان گنگتہ کو دیا راج — مسکن سی گیا وہ صاحب تاج
صحرا مین ہزار سال اوسنی — دکھلائی عجب کمال اوسنی
سب خواہش دنیوی سے آزاد — اک پاؤن سی تھا زمین پہ استاد
برہما کی ثنا زبان پر تھے — ہر دم سوی آسمان نظر تھے
برہمانی کہا کہ آفرین باد — ہو جاؤگی قید غم سے آزاد
مقبول ہوئی تم ای وفا کیش — لیکن مجھی ایک ہی پیش پیش
دوبارا جو چھٹی تو لائی گا کون — بار دو جہان اوٹھائیگا کون
شمبھو کو کرو جو تپ سی خوشنود — فی الفور عیان ہو شکل بہبود
بارہ برس اوسنی کی عبادت — چمکا دیا اختر سعادت
شب کو ہوا جوش مہربانی — سمجھے وہ مطالب نہانی
بولی کہ جو شرگ سی بہی دھار — ہم بار اوٹھائین سر پہ یکبار
برہمانی اودھر سنا جو یہ تنگ — جاری کیا چشمۂ سری گنگ
گنگا کو جو تھا ملال دل مین — غصہ سی ہوا خیال دل مین
اس زور سی جا گری وہین فی الحال — پہونچون مع شمبھو زیر پاتال
بنیاد زمین ابھی ڈبو دون — کیلاس کی چوٹیا کی کھو دون
مٹی کی نہ پھر ملے نشانی — ہو جائے سمندر پانی پانی
یہ کہکی جو شرگ سی گرین وہ — یان کوچۂ زلف مین پھرین وہ
شمبھو نی جو زلف کو بڑھایا — رستہ کہین بال بھر نہ پایا
سو پیچ سی ہر طرف بھین وہ — گیسو کی طرح اولجھ رہین وہ
شمبھو نی لپیٹ زلف کی بال — پھر دھوئی رہائی تا بصد سال
سائل تھا زبسکہ دلشکستہ — حاضر رہا آگے دست بستہ
شمبھو نی جو موی سر نچوڑا — اک قطرۂ آب تر نچوڑا
اوس قطرۂ آب سی قضارا — دوبارا ہوئین تین آشکارا
مندا کنی آسمان پر ہین — مندا تہ خاک جلوہ گر ہین
بھاگیرتھی اس جہان مین آئین — مخلوق کو قدرتین دکھائین
سائل تھا وہ رتہ پہ جلوہ آرا — پیچھی سری گنگ کی تھی دھارا
من تھی کوئی راستہ مین ذیشور — پلکو مین اوٹھا کی کر گئی نور

ناواقفیت ایسی آج کیا ہے — تفتیش کی احتیاج کیا ہی
بولی کہ وہ ہار ہے جو ڈالا — مشہور جہان ہی منڈ مالا
فرما کے یہی کلام بارے — نارد سر کوہ سی سدھارے
تھین فکر مین بھگوتی قضا — شمبھو ہوئی آ کے جلوہ آرا
گوری نی کہا کہ ای مہاراج — اک بات کی فکر ہی مجھی آج
مکر وہ جہان جو پیر سن ہین — کیون آپ کی زینت بدن ہین
انداز نیا ادا نرالے — ہی وضع یہ کیون پسند عالی
مرغوب ہین مجکو یہ انداز — لیکن مجھے کہہ سنائیے راز
فرما کے یہ شمبھو مسکرائی — معلوم ہوا کہ نارد آئے
پھر بولے وہ از رہ عنایت — الفت مجھی تمسی ہی نہایت
جس چیز کو تمسے سلسلہ ہی — مجکو بھی پسند ہی وہی شے
خواہر ہین جو آپکی سر گنگ — منظور وہ مجکو ہین بہر رنگ
ثابت ہی دلیل رشتہ دار — ہین کوہ ہمانچل سی جاری
قربت ہی بباعث قرابت — بخشا اونہین درجۂ احابت
سرمایۂ اختصاص بخشا — خود سر پہ مقام خاص بخشا
گوری نی یہ عرض کی اوسے — جاری ہین یہان وہ کس سبب سے
ظاہر یہ نیا فسانہ کیجے — گیسوی سخن مین شانہ کیجی

بیان پیدائش سری گنگا جی کا اور تشریف لانا سری بھاگیرتھی کا مرت لوک مین بوجہ عبادت بھاگیرتھ کے

ہر دم ہو سری گنیش کی یاد — ہو خانۂ عیش جس سی آباد
شمبھو کو ہے جوش مہربانی — فرماتی ہین مطلب نہانی
سر لوک مین تھی جو محفل اکروز — سب خورد و کلان تھی رونق افروز
نارد لگی گانی اس ادا سی — سب خوش ہوئی لحن صدا سے
خاموش ہر ایک نکتہ دان تھا — اک عالم صم و بکم وان تھا
نارد کو گمان ہوا یہ جی مین — مین طاق ہون علم موسیقی مین
شمبھو نی جو مین لیکے گایا — غش زہرۂ آسمان کو آیا
برہما سری بشن اندر سنگا — فرماتی تھی سب کہ آفرین باد
بیہوش و حواس رہگئی وہ — جل ہو کے تمام بہہ گئے وہ
شب نی کیا دیوتون کو پیدا — کے قدرت کاملہ ہویدا
برہما نے وہ مجتمع کیا پھر — اک ظرف مین جل کو بھر لیا پھر
اکوقت مین پھر پئے نمایش — کی بشن نی بل کی آزمایش
باون نی جو اپنا قد بڑھایا — ہر عضو بشد و مد بڑھایا
اک زیر زمین پیا قدم تھا — آکاس پہ دوسرا قدم تھا
برہمانی بھی دھو لیا قدم کو — اوس جل مین ڈبو لیا قدم کو
گنگا جو وہ ہین مجسم نور — ہین بشن پدی اسی سی مشہور
سلطان تھا کوئی اہل اکرام — ذی مرتبہ راجہ سگر نام
تھی ساٹھ ہزار اوسکے فرزند — سرمایۂ دانش و تنومند
سلطان کہ سپہر بر تری تھا — فرماندہ خشکی و تری تھا
سوچا کہ اب انتظام کیجے — آئین سے جگ عام کیجی
اکروز براہ پاکبازے — چھوڑا مع فوج اسپ تازی
دریا دل تھے وہ صاحب فوج — لہرا کے چلے بصورت موج
شربت کو ہوا یہ تشنگی و سوز — آئی نظر ایک صورت یاسر
تازی کو برنگ بو اڑایا — صحرا مین یہ تازہ گل کھلایا
تا مسکن کپل من جہان — توسن کو چھپا دیا وہان
لیکن جو فرس وہ گیا گم — برپا ہوا فوج مین تلاطم
ششدر ہوئی بشن جب کہ چھانا — ایوان فلک کی چھت کو چھانا
گھومی پی اسپ چابکی سی — سب تنگ تھی اپنی زندگی سے
بہر فرس از رہ نکوئے — کی سب نی قدم سی تیز پوئی
لہرا کے سمندر کھود ڈالا — جل جل کی زمین سی جل نکالا
مٹی ہوئی وان جو ہر طرف سے — سب کہہ مین کہا گئی وہ دیسر
پہونچی سوی مسکن کپل مین — دیکھا جو فرس تو رہگئی بشن

گو گردش آسمان غضب ہے | پھر جائین جو دن تو کیا عجب ہے | پوچھا کہ وہ کون ہین کہان ہین | کیون عقدہ کشای بیکسان ہین
آغاز سے اونکا حال کہئے | وصف و ہنر و کمال کہئے

پوچھنا سری نارد کا سری گوری سی حقیقت منڈمال کی اور استفسار فرمانا سری گوری کا مہادیو سی

خاکِ قدمِ جناب گیتی | ہو سرمۂ دیدۂ بصیرت | فرماتی ہین کر شنی ہے کہ ای شاہ | کرتا ہون مین رازِ دل سے آگاہ
شبہو جو ہین دیوتونکی بیکے | اشنان کو ایک دن سدھارے | گوری رہین کوہ پر قضارا | نارد ہوئی آکی رونق آرا
گوری نی براہ پاکبازی | کی ذوق سی میہمان نوازی | گوردیو سمجھ کے لا بٹھالا | پھولون کا گلی مین ہار ڈالا
سن بولی کچھ آپکو خبر ہے | کیا گردن شب مین جلوہ گر ہے | شرا کی یہ بول اوٹھین ہوا نی | ہی آپ پہ ختم غیب دانی

سری گنیش نامہ

ثنای نمہ زبان سی نکلی — ہر ہر لب انس و جان سی نکلی
ہر ہر مجھے یاد ہر سحر ہو — شیو شیو مجھے نقش کالجر ہو
گر ورد زبان ہو اسم دیوی — ہو لائق رتبۂ خدیوی
اسم دُرگا سی بے ضرر ہو — کالی سی نہ کال کا خطر ہو
اسم سنکا و واندر و نارد — کرتی ہین صعوبت فنا رد
گر راغب مدحت امان ہو — آرام سی جان کی امان ہو
ای توسن خامہ سبکرو — میدان سخن مین کرتگ رو
گو اسپ قلم مین چابکی ہو — گردن پی بندگی جھکی ہو
تختہ مرا تختۂ چمن ہو — قرطاس برنگ یاسمن ہو
جدول سی بہار تازہ ہو جائے — رخسار ورق پہ غازہ ہو جائے
شنجرف سی ہو بہار پیدا — کیفیت لالہ زار پیدا

آوارہ ہونا راجہ جدشٹر حاکم ہستناپور کا وطن سی اور تدبیر فرمانا سری کرشن جی کا واسطے حصول سلطنت کے

ہر دم رہی دل کو یاد گنپت — ہر لحظہ ہوا اعتقاد گنپت
تھا ہند مین ایک شہر معمور — مشہور زمانہ ہستناپور
حاکم تھا وہان نجستہ اختر — ذی مرتبہ راجۂ جدشٹر
شہزور تھی شہ کی چار بھائی — سرمایۂ لطف و آشنائی
جبار و جری نکل و بھیم و بجی ریو — ارجن نکل اور بھیم سہدیو
اقبال نی دفعتہً کمی کے — ادبار نے شہ کی ہمدمی کی
آثار خزان چمن مین آیا — خورشید فلک گہن مین آیا
کھیلا جو وہ نیک بد کی چوسر — دم بھر مین حریف نی لیا ہار
قسمت مین بدی ہوئی تھی خواری — دولت وہ تمام بد کی ہاری
ثروت گئی شہ کا راج چھوٹا — دولت گئی تخت و تاج چھوٹا
چمکی چھٹی انکی ایک دم مین — پانچون بھنسی پنجۂ الم مین
ششدر ہوئی صاف آئنہ وار — صحرا کو گئے وہ چار ناچار
چکر دیئے بخت ناتوان نی — گردش یہ دکھائی آسمان نی
شی کرشن سی ہو کی دلشکستہ — کی شہ نی یہ عرض دست بستہ
تدبیر بتایئے مہاراج — کون راج عدو کو کر کی تاراج
سلطان نجستہ بخت ہون مین — پھر مالک تاج و تخت ہون مین
فرمایا کہ ای شہ جوان بخت — ہو جائینگے دور صدمۂ سخت
پوجا سی سری گنیش جی کی — ہر لحظہ امید ہی خوشی کی

فیض خالق زمین و زمان و فضل بانی مکین و مکان سے

پوتھی حرف حرف ترجمہ سنسکرت منظومۂ نظامی مرتب منشی شنکر دیال فرحت مسمی بہ

کنز الحقائق

بعد اخذ حق تالیف مصنف موصوف کے واسطے سدباب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

مطبع نامی منشی نولکشور مین مطبوع و مقبول جہان ہوئے

Saraswati Sadan
INDIAN

Gaṇeśāpurāṇa